بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ — رجسٹرڈ نمبر L ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۳۸	۷ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ — ۲۰ احسان ۱۳۵۱ہش — ۲۰ جون ۱۹۷۲ء	جلد ۶۱/۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ — ۱۹ احسان — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

شدید گرمی کی وجہ سے ضعف میں اضافہ ہو گیا ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ربوہ — ۱۷ احسان کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازی طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے اس لئے اجلاس کی صدارت کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی درخواست پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے سرانجام دیئے۔ اجلاس میں تین تحقیقی اور ٹھوس علمی مقالے پڑھے گئے۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کیا گیا جو کہ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے کی۔ بعد ازاں محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے مسجد قرطبہ پر اپنا مقالہ پڑھا۔ محترم سید عبد الحی صاحب نے مسجدوں کے ذریعے نفع اندوزی کے موضوع پر اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے اسلام کے مقرر کردہ اصول جنگ کے زیر عنوان اپنے مضامین پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے گو پہلے سے کچھ فرق ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

عزیزم صفی الرحمان صاحب خورشید مبلغ مغربی افریقہ ابن حکیم حفیظ الرحمن صاحب سنوری کے ہاں ۱۱ر جون ۱۹۷۲ء کو بچی پیدا ہوئی ہے۔ جو کہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم کی پڑنواسی اور محترم جناب شیخ عبد القادر صاحب مرحوم مربی لاہور کی نواسی ہے۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت درشن آراء رکھا ہے۔ بچی کے نیک، صالحہ خادمہ دین اور بلند اقبال ہونے کے لئے احباب دعا کریں۔ (خاکسار ابو العطاء)

میرے بڑے بھائی مکرم عبد القدیر صاحب حال مقیم قبرص (CYPROS) وہاں پر شدید بیمار ہیں۔ ان کے دماغ کا اپریشن ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الحفیظ کھوکھر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم میں جن معجزات کا ذکر ہے ہم خود انکو دکھا کر قرآن کی حقانیت کا ثبوت دے سکتے ہیں

اگر دنیا کی کوئی قوم ہمیں آگ میں ڈالے تو خدا تعالیٰ ضرور اپنے وعدہ کے موافق ہمیں بچالے گا

ایک دوست نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کے متعلق دریافت کیا کہ آریہ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"ان لوگوں کے اعتراض کی اصل جڑ معجزات اور خوارق پر نکتہ چینی کرنا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں مبعوث کیا ہے کہ قرآن کریم میں جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء کے مذکور ہوئے ہیں ان کو خود دکھا کر قرآن کی حقانیت کا ثبوت دیں۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر دنیا کی کوئی قوم ہمیں آگ میں ڈالے یا کسی اور خطرناک عذاب اور مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق ضرور ہمیں محفوظ رکھے گا۔ . . . خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے وہ وعدہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کا ہے۔

پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے آگ ہرگز ہم پر کام نہ کریگی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں۔ یہ طریق انبیاء کا نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ پس ہم خود آگ میں دیدہ دانستہ نہیں پڑتے۔ بلکہ یہ حفاظت کا وعدہ مخالفین کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ آگ میں ہمیں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہ جلیں گے۔ اس لئے میرا ایمان تو یہ ہے کہ ہمیں تکلف اور تاویل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے خدا کے باطنی تصرفات ہیں ویسے ہی ظاہری بھی ہم مانتے ہیں بلکہ اسی لئے خدا نے اوّل ہی سے الہام کر دیا ہوا ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ر احسان ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدہ کی راہ پر گامزن کرنے کا عظیم الشان کارنامہ

ہم بعض اداریوں میں اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو ایک الٰہی جماعت کی کامیابی کے تین قرآنی ذرائع یعنی تقویٰ اللہ کے حصول، قربِ الٰہی کی تلاش اور خدا میں ہو کر مجاہدہ کو کمال تک پہنچانے کے ناگزیر اور بنیادی اوصاف سے پوری طرح متصف کر دکھایا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے اصحاب اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نور حضرتِ خیر الانام ؐ کی خاطر بے دریغ مالی و جانی قربانیاں پیش کرتے چلے گئے۔ گزشتہ اداریہ میں ہم نے الٰہی جماعت کی کامیابی کے تیسرے ذریعہ یعنی مجاہدہ کو کمال تک پہنچانے کی اہمیت واضح کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی پُر معارف تحریرات درج کی تھیں جن میں آپ نے تقویٰ اللہ اور قربِ الٰہی کے حصول کے بعد خدا تعالیٰ میں ہو کر مجاہدہ کرنے اور اسے کمال تک پہنچانے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔ اِس ضمن میں آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجاہدہ کرنے کی محض زبانی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ فی الحقیقت انہیں مجاہدہ کی راہ پر گامزن کر کے اِس بات کا اہل بنا کر بھی دکھا دیا کہ وہ موہبت کے طور پر لقائے الٰہی کے مقام پر فائز ہو کر اللہ تعالیٰ کے مہتم بالشان نشانوں کے مورد بنتے چلے جائیں۔

سو اِس ضمن میں جو بات بنیادی اہمیت کی حامل ہے یہ ہے کہ آپ محض ایک واعظ ہی نہ تھے (کیونکہ خشک اور بے اثر واعظوں کی دُنیا میں کبھی بھی کمی نہیں ہوتی)۔ بلکہ آپ کا خصوصی اور منفرد اعزاز اور شرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جذب و کشش کی تریاقی قوت عطاء کر کے جسے قوّتِ قدسیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ایک مامور من اللہ کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تھا تا آپ لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دکھائیں۔ اِس لئے آپ نے مجاہدہ کی پُر زور تلقین کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرمایا کہ:۔

"اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نُور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیّتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ اُن کی زندگی کے لئے موت تک سے دریغ نہیں کروں گا۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پہلے سے یہ بشارت بھی دی کہ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا حتّٰی کہ قیامت تک اِس سلسلہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو تقویٰ اللہ اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کو کمال تک پہنچا کر لقاءِ الٰہی کا مرتبہ پانے والے ہوں گے۔ چنانچہ ایک مہتم بالشان پیشگوئی کے طور پر اللہ تعالیٰ کی اِس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا وے۔ سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور اُن کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وُہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اِس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اِس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اِس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشوونما دیگا یہانتک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اِس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربِّ جلیل نے یہی چاہا ہے، وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

چنانچہ یہ پیشگوئی بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کی باطنی تربیت میں جو عدیم النظیر شغف و انہماک دکھایا وُہ اثر دکھائے بغیر نہ رہا اور دن اور رات ان کی تربیت و اصلاح اور روحانی ترقی کیلئے آپ نے درد و سوز سے جو دعائیں کیں وہ سب جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں چنانچہ آپ کی خداداد قوت قدسیہ کے زیر اثر وہ درجہ بدرجہ تقویٰ اللہ کے حصول، قربِ الٰہی میں ترقی اور خدا تعالیٰ کی راہ میں لامحدود مجاہدہ اور اسکے عظیم الشان ثمرات سے بہرہ ور ہوتے چلے گئے۔ سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پتلے عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگے اور وہ آسمانِ رُوحانیت کے درخشندہ ستارے بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دُنیا پر نور برسانے لگے۔ الغرض ایک نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آئے بغیر نہ رہا۔ یہ ان کے تقویٰ و طہارت، صدق و صفا، اخلاص و وفا کا ہی ثمرہ تھا کہ وہ پوری سرگرمی اور مستعدی کیساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے اور اس کے عظیم الشان ثمرات سے بہرہ ور ہوتے چلے گئے اور اِس طرح دنیا میں اعلاءِ کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نور حضرت خیر الانام ؐ کی ایک نہایت مضبوط و مستحکم بنیاد پڑی۔

یہ بنیاد بحمد اللہ تعالیٰ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اور آج تقویٰ اللہ، قربِ الٰہی اور مجاہدہ کے ذریعہ حاصل ہونیوالے لقاءِ الٰہی کے مرتبہ پر ہزارہا صادقین کے فائز ہونے اور ہوتے چلے جانے کے نتیجہ میں اسلام بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ دنیا میں پھیل رہا ہے اور دنیا کی ہر قوم کے سعید الفطرت لوگ اِس میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق استوار کرتے چلے جا رہے ہیں اور وہ تعلق باللہ میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کی معیت کے مورد بنے ہوئے ہیں۔ اِن کی تمام تر کامیابی اور غلبہ کا یہی راز ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے انہیں تقویٰ اللہ، قربِ الٰہی اور سعادت تامہ کے اوصاف سے متصف کر دکھایا ہے اور ان اوصاف کے نتیجہ میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی انہیں ملتی چلی آرہی ہے۔

اے خدا اہلِ وطن پر رحم کر

اے دلِ غافل خدا کو یاد کر — حمد و تسبیح اُس کی لاتعداد کر
ہے وُہی چارہ گرِ مشکل کُشا — اُس سے ہی ہر درد کی فریاد کر
حالِ زار اپنا اُسی سے کہہ مدام — اور بیاں اُس سے ہی سب روداد کر
فکر کر زادِ رہِ عقبیٰ کا کچھ — زندگی بے سود مت برباد کر
ساتھ دے ہر بیکس و مظلوم کا — غم نصیبوں غمزدوں کو شاد کر
بے بس و بے خانماں کو دے پناہ — مفلس و محتاج کی امداد کر
عیب چینی، کذب و غیبت سے کبھی — نیک عمل اپنے نہ تُو برباد کر
بھُول کر بھی مت کسی کا دِل دُکھا — مت کسی پر ظلم و استبداد کر
اے خدا اہلِ وطن پر رحم کر — دُور اب اُن سے تُو ہر اُفتاد کر
اے مہر و جان و دلم بر تو فدا — شاد میرا بھی دلِ ناشاد کر
اپنی رحمت کے دریچے کھول دے — قیدِ عصیاں سے مجھے آزاد کر

کیدِ شیطاں سے بچا کر اے خدا
خادمِ دیں میری سب اولاد کر

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ

(محترم عبد الجلیل صاحب عشرت ایم۔اے لاہور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (سورۃ القلم) اے رسول! تو یقیناً اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ حضورؐ اپنے متعلق خود فرماتے ہیں کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ کہ میں دنیا میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ آپ کی زوجہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گواہی دیتی ہیں کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ کہ حضورؐ کا خلق قرآن کریم کے عین مطابق تھا۔

ہمارے پیارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی پیارے، اعلیٰ اور پاکیزہ اخلاق کے حامل تھے۔ اس مضمون میں حضورؐ کے اخلاق حسنہ کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ حضورؐ رؤف و رحیم تھے، رحمۃ للعالمین تھے۔ مجسم شفقت و عفو تھے۔ حلیم۔ بردبار، سخی، صابر و شاکر، انتہائی راستباز، امین، عادل، بہادر اور شجاع تھے، مخلوق خدا کی ہمدردی آپ کے قلب صافی میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ دوست، دشمن سب پر یکساں احسان فرماتے تھے طبیعت میں انکساری اور عاجزی تھی۔ خداتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ (آل عمران) کہ یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ تجھے اس نے نرم دل بنایا۔ اگر تو درشت اخلاق والا سخت دل ہوتا تو سب لوگ تجھے چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتے۔ پھر فرمایا۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی تمہیں کسی تکلیف کا پہنچنا ہمارے رسولؐ پر بہت دوبھر ہوتا ہے۔ وہ تمہارا بہت ہی خیرخواہ ہے اور مومنوں سے تو بہت ہی محبت کرنیوالا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضورؐ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ حضورؐ کے اخلاق کریمانہ کا مظہر ہے۔ چند واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ زاہرؓ نامی حضورؐ کے ایک حبشی صحابی بازار میں کھڑے تھے۔ زاہرؓ کی شکل اچھی نہ تھی۔ اس وقت پسینے میں شرابور اداس و مضمحل نظر آرہے تھے۔ حضورؐ کا وہاں سے گزر ہوا حضورؐ نے ان کی دلجوئی کے لئے ان کی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ زاہرؓ نے آپ کے ہاتھ اور بازو کو ٹٹولنا شروع کیا اور جان گئے کہ یہ نرم نرم ہاتھ اور بازو رحمۃ للعالمینؐ کے ہیں، ورنہ مجھ بدشکل غریب سے پیار کا سلوک کرنے والا اور کون ہے۔ انہوں نے حضورؐ کا قرب محسوس کرتے ہوئے حضورؐ کے لباس کے ساتھ اپنا جسم ملنا شروع کیا۔ حضورؐ مسکراتے رہے، پھر فرمایا "میرے پاس ایک غلام ہے کیا کوئی اس کا خریدار ہے"۔ اس صحابی نے اپنی حالت کو دیکھا اور عرض کی کہ حضور میرا خریدار دنیا میں کون ہو سکتا ہے! حضورؐ نے فوراً فرمایا "زاہرؓ ایسا نہ کہو عرش کا خدا تمہارا خریدار ہے"۔ اللہ اللہ۔ خدا کے رسول نے یوں ایک دل شکستہ غریب غلام کو نوازا۔ اسے سہارا دیا اور یوں انسانیت کا شرف بلند فرمایا۔

حضرت انسؓ حضورؐ کے ایک خادم تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں دس سال رہا۔ لیکن حضورؐ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا اور نہ آپؐ نے کبھی میرے کسی فعل پر یہ کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔

حضرت زید بن حارثؓ کو جو حضرت خدیجہؓ کے ذریعہ آپؐ کی غلامی میں آئے، آپؐ نے اپنا بیٹا بنایا۔ زیدؓ حضورؐ کے اخلاق عالیہ اور احسانات کی وجہ سے حضورؐ کی غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت زیدؓ کے والد اور بھائی آپ کو لینے کے لئے آئے، رسول کریم صلی اللہ وآلہٖ وسلم سے اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے فرمایا میری طرف سے اجازت ہے۔ زیدؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں حضورؐ کی غلامی کو چھوڑ کر اپنے والدین کے پاس نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ آپ ان کے ساتھ نہیں گئے۔

ایک دفعہ ایک یہودی حضورؐ کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ رات کو اس نے بستر کو غلاظت سے آلودہ کر دیا اور رخصت ہوا۔ اس کے جانے کے بعد حضورؐ نے اس گندگی کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا شروع کیا۔ اتفاق سے وہ یہودی اپنی تلوار وہاں بھول گیا تھا۔ واپس لینے آیا دیکھا کہ سردار دوجہاںؐ خود گندگی صاف کر رہے ہیں۔ اپنے فعل سے کچھ ڈرا لیکن حضورؐ الٹا اس سے معذرت کرنے لگے کہ تمہیں تکلیف ہوئی۔ تمہارے آرام کا ہم پورا خیال نہ رکھ سکے۔ وہ حضورؐ کے ان اخلاق عالیہ سے بے حد متاثر ہوا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

ایک دفعہ ایک گنوار شخص حضورؐ کی خدمت میں سوالی بن کر آیا۔ حضورؐ کے پاس اس وقت جو کچھ تھا وہ اس کو دے دیا لیکن وہ گنوار کہنے لگا آپ نے کچھ بھی نہیں دیا اور پھر بدزبانی شروع کر دی۔ صحابہؓ سخت غصے میں آگئے بعض نے تلواریں نکال لیں کہ اس کا سر قلم کر دیں۔ حضورؐ نے منع فرمایا اور اس کو نہایت شفقت سے گھر لے گئے وہاں اسے بہت کچھ عطا فرمایا۔ وہ خوش ہو کر حضورؐ کی تعریف کرنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے تعریف کی ضرورت نہیں تم نے صحابہ کا دل دکھایا ہے انہیں سے کہنا کہ اب تم خوش ہو گئے ہو۔ وہ اگلے دن دربار نبوی میں حاضر ہوا اور ایمان لے آیا۔

آپؐ کے اخلاق عالیہ کی کشش تھی کہ صحابہؓ آپؐ پر جان فدا کرتے تھے۔ آپ شمع تھے تو صحابہ پروانے۔ بدر کی جنگ سے پہلے جب حضورؐ نے انصار مدینہ سے پوچھا کہ وہ مشورہ دیں کہ کیا مدینہ کے اندر رہ کر جنگ کرنی چاہیئے یا باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ تو اس وقت انصار کے نمائندہ حضرت سعدؓ بن معاذ نے عرض کی کہ حضورؐ یہ درست ہے کہ ہجرت سے پہلے ہمارا آپؐ سے یہ معاہدہ تھا کہ ہم حضورؐ کے ساتھ مل کر مدینہ کے اندر رہ کر ہی جنگ کریں گے، باہر نہ نکلیں گے۔ لیکن یارسول اللہؐ یہ تو اس وقت کا ذکر ہے جب ابھی ہم حضورؐ کی دلنواز شخصیت سے واقف نہ تھے اب جب کہ حضورؐ ہمارے درمیان تشریف لائے ہیں اور ہم نے حضورؐ کی بے پایاں شفقت دیکھی ہے اب تو جہاں حضورؐ ارشاد فرمائیں ہم جانے کو تیار ہیں۔ ہم حضورؐ کے آگے بھی لڑیں گے، پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے یہاں تک کہ دشمن ہماری لاشوں کے اوپر سے گزر کر ہی حضورؐ تک پہنچ سکے گا یہ پیار اور محبت حضورؐ ہی کے اخلاق فاضلہ کا پرتو تھا۔

حضرت زید بن الدثنہؓ کو جب کفار مکہ شہید کرنے لگے تو ابوسفیان نے کہا، الدثنہ! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اس وقت تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہوتے اور تمہاری جگہ محمدؐ قتل ہوتے۔ اس عاشق رسولؐ نے کہا خدا کی قسم میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ میری جان کے عوض میرے محبوب کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔

حضورؐ بے کسوں کی دستگیری فرماتے بیواؤں، یتیموں اور بوڑھی عورتوں کے کام کاج کر دیتے اور ان کی خبر گیری کرتے بیمار کی عیادت فرماتے۔ کوئی فوت ہو جاتا تو اس کے جنازہ میں شامل ہوتے۔ کسی غریب یا غلام کی دعوت رد نہ کرتے۔ جب کسی سے ملتے۔ پہلے سلام کرتے۔ اگر مصافحہ میں دوسرا شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا تو آپ خود ہاتھ نہ کھینچتے جب تک دوسرا خود ہاتھ نہ کھینچ لیتا۔ آپ کسی سے ناراض نہ ہوتے۔ ایک بدو نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ تو صحابہؓ اسے مارنے کے لئے دوڑے، حضورؐ نے فرمایا۔ ٹھہرو اسے پیشاب سے فارغ ہو لینے دو۔ پھر اس بدو سے حضورؐ نے فرمایا۔ دیکھو یہ مسجد ہے یہاں پیشاب نہیں کرنا چاہیئے یہ کہا اور اسے معاف فرمایا۔

آپؐ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کسی سوال کرنے والے کو محروم نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور نماز پڑھ رہے تھے کہ خیال ہوا کہ گھر میں تھوڑا سا سونا ہے اسے راہ خدا میں فوراً خرچ کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ فوراً گھر تشریف لے گئے وہ سونا محتاجوں میں تقسیم کیا اور پھر واپس مسجد میں آکر باقی نماز ادا کی۔ ایک دفعہ نوے ہزار درہم حضورؐ کی خدمت میں آئے حضورؐ نے وہ سب صحن مسجد میں ڈال دیئے اور تقسیم کرنے شروع کئے۔ یہاں تک کہ ایک درہم بھی اپنے پاس نہ رہا۔ ایک دفعہ آپؐ نے ببول کے درختوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اگر میرے پاس ان درختوں کے کانٹوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو میں وہ سب غرباء میں تقسیم کر دیتا۔ حضورؐ کے پاس بہت مال آیا لیکن سب خدا کے راستہ میں خرچ کر دیا۔ خود فقر کی زندگی اختیار کی اور دنیا کے مال و دولت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ ایک دفعہ چٹائی پر ننگے بدن لیٹے تھے کہ جسم مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی حضورؐ آپ نے ایسی تکلیف کی زندگی اختیار کی ہے اور قیصر و کسریٰ آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے دنیا کے مال و دولت سے محبت نہیں میں تو اس زندگی کو عارضی سمجھتا ہوں۔ جس طرح ۴۴

۴۴۔ ایک مسافر گرم دوپہر کے وقت کسی درخت کے نیچے تھوڑی دیر ٹھہر کر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ میں دنیا کی زندگی کو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ مرحومہ

(مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ایم ایس سی ابن محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب)

ہماری پیاری والدہ کی اچانک وفات حسرت آیات پر اب بھی بڑی مشکل سے یقین آتا ہے۔ نہایت عمدہ صحت اور خوشگوار طبیعت رکھنے والی ایسی شفیق و مہربان ہستی کے متعلق ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ کہ خدانخواستہ انہیں ہم سے اتنی جلدی چھین لے گی مگر خدا کی مرضی میں کسی کو دخل نہیں۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کے درجات بلند کرے۔ آمین

محترمہ والدہ صاحبہ ماہ محرم میں ۱۹۱۵ء میں بمقام بھیرہ ضلع سرگودھا حضرت میاں فضل احمد صاحب (ابن حضرت میاں حاجی احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابی حضرت غلام یٰسین صاحبؓ کی دختر تھیں۔ آپ کی والدہ کمسنی میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔ اور آپ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری ان بزرگ ہستیوں کے ذمے آئی۔

۱۹۳۶ء میں آپ کی شادی والد صاحب محترم پروفیسر عطاء الرحمان صاحب (ابن حضرت میاں کرم دین صاحب صحابی) کے ہمراہ بھیرہ میں سرانجام پائی۔ بعد ازاں آپ اپنے شریک حیات کے ہمراہ چکوال و شاہ پور وغیرہ میں مقیم رہیں۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقف زندگی کی تحریک جاری فرمائی تو مکرم ابا جان نے بھی اس تحریک پر لبیک کہا۔ اور آپ کو معہ اہل و عیال قادیان سکونت پذیر ہونا پڑا۔ قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصہ بھیرہ قیام کیا۔ اور پھر ربوہ سکونت اختیار کر لی۔ جہاں وہ تادم واپسیں قیام پذیر رہیں۔

حضرت والدہ صاحبہ نہایت صابرہ و شاکرہ اور اخلاق حمیدہ سے متصف ہستی تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ مجسم شفقت و رحمت، سراپا وفا و ریشاد، عبادت گزار و دعاگو اور احمدیت کی فدائی خاتون تھیں۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اور اعزہ و احباب کو بھی ان میں شمولیت کی ترغیب دیتی تھیں۔ شروع ہی سے لجنہ کے فرائض ادا کرنا ان کے لئے باعث سکون ہوا کرتا تھا۔ بھیرہ اور پھر قادیان میں حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ اور ان کی بڑی ممانی صاحبہ نے لجنہ کے امور سرانجام دئے۔ ربوہ میں قیام رکھنے کے بعد سے جب تک ان کی صحت نے اجازت دی وہ لجنہ کی سرگرمیوں میں کما حقہٗ حصہ لیتی رہیں اس لحاظ سے گویا انہوں نے ساری عمر سلسلہ سے خاص گہرا تعلق قائم رکھا۔ خدا تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر وہ ہمیشہ تشکر اور فخر کا اظہار کیا کرتی ہیں۔ انہوں نے بارہا وصیت کے رنگ میں اپنی اولاد کو نصیحت فرمائی کہ جماعت سے پختہ تعلق ہی اصلی زندگی ہے اور اسی مطمح نظر کو اپنا کر انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت کی۔

حضرت والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق حسنہ آبجو کی طرح ہر ایک کے لئے رواں تھے۔ اپنے پرائے سب ان کے حسن سلوک اور خوش اخلاقی کے مداح رہے۔ آپ نہایت متواضع اور ملنسار طبیعت کی مالک تھیں۔ مہمانوں کو ہمیشہ رحمت سے تشبیہہ دیا کرتی تھیں۔ خود تکلیف برداشت کرتیں مگر دوسروں کی تکلیف اور دکھ کا مداوا بن جاتیں۔ غریبوں اور ناداروں کی بنفس نفیس دلداری اور ٹھوس امداد مرحومہ مغفورہ کی نہایت نیک عادت تھی۔

حضرت والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اولاد کی تربیت کی طرف کما حقہٗ توجہ دی۔ ہمیشہ حفظ مراتب کو مدنظر رکھتیں۔ بڑوں کے احترام کے ساتھ ساتھ چھوٹوں کو بڑی عزت کے ساتھ یاد فرماتیں۔ جب اللہ پاک نے انہیں اپنے پہلے پوتے سے نوازا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب افریقہ کو بارہا کئی خطوط صرف ان نصائح سے پُر ارسال کئے جن کا تعلق بچوں پر رحم، شفقت اور دلداری سے ہوا کرتا ہے۔

حضرت والدہ مرحومہ مغفورہ نہایت دعاگو، عبادت گزار اور رحمدل خاتون تھیں۔ ان کی شبینہ دعاؤں کی بدولت اللہ نے اپنے فضل سے ان کی اولاد کو عزتیں اور برکتیں عطا کیں۔ سب بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کی توفیق بخشی۔ اور پھر خدمت سلسلہ کے لئے انہیں جماعت کے سپرد کر دیا۔ مرحومہ مغفورہ کی یادگار چار لڑکوں اور تین لڑکیوں میں سے کئی خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

مرحومہ مغفورہ موصیہ تھیں۔ اور اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتی تھیں کہ خدا تعالیٰ انہیں بہشتی مقبرے میں مدفون کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبولیت بخشی۔ اور وہ دعاؤں اور التجاؤں کے درمیان بہشتی مقبرہ میں ہی سپرد خاک کی گئیں۔ آپ کی دلی خواہش تھی کہ ان کی ساری اولاد موصی ہو چنانچہ ان کے تمام بالغ بیٹے اور بیٹیاں موصی ہیں۔ اور وہ اس امر پر نہایت خوش اور شاکر تھیں۔

پچھلے کچھ عرصہ سے حضرت والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کو اعصابی کمزوری اور بلڈ پریشر کی تکلیف تھی۔ مگر توجہ اور التزام سے علاج و دعا کے ذریعے ان کی طبیعت بہت حد تک سنبھل گئی تھی اور وہ مکمل صحت کے لئے نہایت پُر امید تھیں مگر ۱۳ رمئی بروز اتوار دو بجے سہ پہر Carderal Thromfosis کے دورے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں۔ ہر ممکن طبی امداد اور علاج کے باوجود اللہ پاک کی مرضی پوری ہوئی اور آپ رات سوا دس بجے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر کے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ مغفورہ کی وفات کے وقت مکرم ابا جان لاہور میں شدید بیمار تھے اس کے علاوہ ان کے دو بڑے بیٹے مکرم لطف الرحمان صاحب محمود افریقہ میں اور مکرم لطف المنان صاحب امریکہ میں ہیں۔ حضرت والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی اچانک اور ناگہانی وفات حسرت آیات سے جہاں ابا جان کو شدید صدمہ پہنچا ہے وہاں ان کے غریب الوطن بیٹوں کے لئے یہ سانحہ جانکاہ قیامت سے کم نہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز مکرم ابا جان کو صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"جب تک اپنے مقصد کو ہر وقت سامنے نہ رکھا جائے۔ اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی . . . . . . اس مقصد میں ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے نہیں رکھتے اور ہر وقت اور ہر رنگ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے"

انصار اللہ کو معلوم ہے کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد کو ترقی دینے کے لئے ہمارے سامنے ایک ٹارگٹ تجویز فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"احباب جماعت سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ گذشتہ سال اس چندہ میں جو کمی رہ گئی ہے اس سال کے دوران میں نہ صرف پورا کر دیں گے۔ بلکہ تحریک جدید کے چندہ کو وہ ۷ر۹۰۰۰۰ تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

51

یومِ خلافت کی مبارک تقریب پر!

جماعت ہائے احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ "یوم خلافت" کے موقع پر اپنے ہاں منعقد کئے جن میں خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ بوجہ عدم گنجائش ساری رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں ہو سکتیں لہذا صرف مقامات کے نام دیئے جاتے ہیں جہاں جہاں جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

اور مہ ضلع سرگودھا۔ ایبٹ آباد۔ باٹاپور۔ باندھی (سندھ) بھرڑ و چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ پشاور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جہلم۔ چک ۵ جنوبی ضلع سرگودھا۔ چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور۔ خانیوال۔ خوشاب۔ ڈیرہ غازی خاں۔ راولپنڈی۔ سانگھڑ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ سرگودھا۔ سکھر۔ سماعیلہ ضلع گجرات۔ سمبڑیال۔ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ۔ قاسم آباد (سندھ) کنری (سندھ) کھاریاں۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ کوئٹہ۔ گجرات۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر (سندھ)۔ گوجرہ۔ لکھو گھیاٹ ضلع سرگودھا۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا۔ لجنہ کوئٹہ۔ لطیف نگر فارم (سندھ)۔ محمد آباد سٹیٹ (سندھ)۔ مہدی آباد ضلع نوابشاہ۔ میرپور خاص۔

ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ کا جون کا شمارہ شائع ہو گیا ہے اور امید ہے کہ جملہ خریداروں کو یہ پرچہ انشاء اللہ ایک دو روز میں مل جائے گا یا بعض دوستوں کو تو مل بھی گیا ہو گا۔

جو دوست اس پرچہ کے خریدار ہیں وہ اس کے مضامین سے حظ اٹھائیں گے جو ابھی تک اس کے خریدار نہیں اور انہیں کسی دوست سے پڑھنے کے لئے بھی نہیں ملتا ان کیلئے اس کی ایک جھلک یہاں پیش کی جاتی ہے:۔

شمارہ زیر نظر میں مدیر صاحب نے "دنیا اور آخرت کے خسارے سے بچانے والے چار بنیادی صفات" کے موضوع پر اداریہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس میں جن باتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ ہیں تکمیل علمی، تکمیل عملی، پیغام حق کی اشاعت اور صبر کا عملی مظاہرہ۔

حسب معمول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات (نثر اور نظم) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت سے پُر تحریروں کے اقتباسات شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تحریر میں اس امر کا ذکر ہے کہ نفس امارہ انسان کا اندرونی دشمن اور مار آستین ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جس میں حضور نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم نہیں ہے شامل اشاعت ہے۔ دیگر نہایت مفید اور دلچسپ مضامین جو شامل اشاعت ہیں ان کے عنوانات یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی الاصل ہیں۔
۲۔ خلافت ثالثہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔
۳۔ اشتراکیت کا عروج و زوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد کا عظیم فتنہ اور اس کا تاریخی جائزہ۔

یہ ہے ماہنامہ انصار اللہ کے شمارے کی ایک جھلک۔ امید ہے اس جھلک کو دیکھ کر یہ مضامین بتمام و کمال پڑھنے کی خواہش آپ کے دل میں ضرور پیدا ہوئی ہو گی اگر آپ خریدار نہیں ہیں تو فی الحال کسی دوست سے لے کر یہ رسالہ ضرور پڑھیں اور بعد میں اس کی خریداری قبول فرما کر ہمیشہ ایسے ہی مضامین سے مستفید ہوتے رہیں۔ اور اگر آپ خریدار ہیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ چندہ ختم ہونے پر بلا تاخیر اس کی تجدید کروا لیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف سے چندہ آنے میں دیر ہو جائے اور دفتر آپ کے نام پرچہ بند کر دے۔

مزید خریدار پیدا کرنا بھی جماعتی تربیت کے کام میں ہاتھ بٹانے والی بات ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: سالانہ چندہ صرف -/۸ روپے ہے۔

(مینیجر)

ضروری ہدایات برائے اجتماع ناصرات الاحمدیہ

امسال بھی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع لجنہ کے اجتماع کے ساتھ ۱۷۔۱۸۔۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران ابھی سے بچیوں کو تیاری شروع کروا دیں، ناصرات کے ہر سہ معیار کی کھیلیں۔

معیار اوّل: مقابلہ ذہانت۔ مقابلہ یادداشت۔ آلو ریس
〃 دوم: پیغام رسانی۔ ردک دوڑ۔
〃 سوم: ۵۰ میٹر کی دوڑ۔ مینڈک دوڑ۔

حفظ قرآن:

معیار اوّل: سورۃ الشمس۔ سورۃ اللیل
معیار دوم: سورۃ اعلیٰ۔ سورۃ القدر
معیار سوم: سورۃ القارعۃ۔ سورۃ قریش۔ سورۃ فیل

تقریری مقابلہ (وقت چار منٹ)

معیار اوّل: (۱) حضرت مصلح موعودؓ کے بچوں پر احسانات (۲) ناصرات الاحمدیہ کا مستقبل (۳) امانت و سچائی۔
〃 دوم: (وقت تین منٹ) (۱) ناصرات الاحمدیہ کی اہمیت (۲) خلافت کی برکات (۳) محنت
〃 سوم: (وقت ۲ منٹ) (۱) نیک احمدی بچی کی خصوصیات (۲) پابندی وقت (۳) صفائی۔

مقابلہ نظم

معیار اوّل: (۱) کلام محمود کی نظم بعنوان "اہل دعا ہو جاؤ" کے پہلے دس اشعار
(۲) جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے۔
معیار دوم: (۱) مری رات دن بس یہی اک دعا ہے۔
(۲) نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا۔
معیار سوم: (۱) قرآں سب سے اچھا قرآں سب سے پیارا۔
(۲) کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

جماعت احمدیہ پشاور کو ہر دو مساجد کے لئے دو نوجوان اور مستعد خادم مسجد درکار ہیں جو سائیکل چلانا بھی جانتے ہوں۔ معقول تنخواہ ادا کی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنے امیر/صدر صاحبان کی سفارش سے اپنی درخواستیں امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور، مسجد احمدیہ کوچہ گلی بادشاہ جی پشاور شہر کے پتہ پر ارسال کریں۔

(نائب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ پشاور)

پتہ درکار ہے

مکرم محمد شفیع صاحب بھٹی ابن رحمت اللہ صاحب ساکن حیدرآباد شہر سندھ نے ۸/۱/۶۶ کو وصیت کی تھی۔ جس کا نمبر ۱۸۳۸۲ ہے۔

۱۹۶۷ء کے بعد سے موصی کا ایڈریس نہیں مل سکا۔ اگر کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا موصی خود پڑھیں تو دفتر ہذا کو جلد از جلد ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے دو بچے بعارضہ کالی کھانسی و بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ز ملک محمد اعظم۔ انچارج تعلیم الاسلام پرائمری سکول۔ ربوہ

تریاق سلیمانی
خوش ذائقہ اور مفید چورن
بدہضمی، تبخیر معدہ، پیٹ درد، نفخ، ہیضہ، متلی، قے اور کمی بھوک اور قبض کیلئے مفید ہے
۱.۲۴، ۲.۲۵، ۳.۰۰، ۵.۰۰، ۶.۰۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

ہفتہ وصولی کے دوران کی وصول شدہ رقم مرکز کو جلد ارسال کریں۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی زندگی میں جنت کی کیفیات پیدا کرو اور باہم تعاون کے ساتھ رہو

حقیقی تعاون کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان شخصی آزادی کو قربان کرے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"نبوت کی پہلی غرض ملی روح کا پیدا کرنا تھا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت اور شریعت کا مرکزی نقطہ ملی روح پیدا کرنا ہی تھا۔ اس وقت لوگ گناہ سے واقف نہ تھے اور نہ ہی توبہ کی زیادہ راہیں ابھی تک کھلی تھیں۔ اس وقت حضرت آدم کی نبوت کی غرض یہی تھی کہ تعاون کی روح جو ایک حد تک ابھر چکی تھی اسے مکمل کریں اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملی روح کا سبق وہ سبق ہے جو ہمارے پہلے روحانی باپ نے دیا۔ اور سب سے پہلا الہام جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا وہ ملی روح کے لئے ہی تھا۔ یعنی یٰآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اے آدم! تو اور تیرے ساتھی جنت میں رہو۔ یعنی اکٹھے مل کر تعاون کے ساتھ رہو۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا از کرو زوج کے معنے بیوی کے بھی ہوتے ہیں مگر ساتھی کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں جہاں یہ لفظ بیوی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے وہاں کئی الہام ایسے ہیں جن میں یہ جماعت کے معنوں میں آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات در اصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ اور الفاظ قرآنی کے جو معنی اس زمانہ میں مخفی تھے اللہ تعالےٰ نے آپ کے الہامات میں ان کا استعمال کر کے وہ معانی ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ کے الہامات کا مطالعہ کرتا رہے تو قرآن کریم کی تفسیر میں اس کا علم بہت وسیع ہو سکتا ہے۔ اور آپ کے الہاموں میں زوج کا لفظ دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے کہیں اس کے معنے بیوی کے ہیں اور کہیں مخلص جماعت کے اور زوج کے معنوں میں یہ امتیاز معلوم کرنے کے بعد جب اسے قرآن کریم کی اس آیت پر چسپاں کریں تو وسیع مطالب کھل جاتے ہیں۔ غرض یٰآدم اسکن انت و زوجک الجنۃ کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آدم اور اس کی بیوی جنت میں رہیں۔ مگر اس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ آدم اور اس کے مخلص صحابی ایک جگہ مل کر رہیں اور محبت سے رہیں۔ تعاون کا مفہوم جنت کے لحاظ سے نکلتا ہے۔ جنت کی تشریح اسلام نے یہ کی ہے کہ دلوں سے کینہ و بغض نکال دیا جائے گا اور جب یہ حکم ہو کہ جنت میں رہو تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اپنی زندگی میں جنت کی کیفیات پیدا کرو۔ اور باہم تعاون کے ساتھ رہو۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ سے بچو۔ جماعتی نظام کو نمایاں کرو۔ اور شخصی وجود کو اس کے تابع رکھو۔ اور در اصل اس کے بغیر حقیقی تعاون کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ حقیقی تعاون کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ انسان شخصی آزادی کو قربان کرے دو شخص اکٹھے چل رہے ہیں۔ ایک تیز چلنے والا ہے اور دوسرا کمزور۔ اب دونوں کے اکٹھا چلنے کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ تیز چلنے والا اپنی رفتار کو کم کرے اور آہستہ چلنے لگے کیونکہ کمزور تو تیز نہیں چل سکتا۔ ہاں وہ خود تیز چلنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی آہستہ چل سکتا ہے لیکن جب وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اپنی آزادی پر قید لگاتا ہے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵)

درخواست دعا

میرے چاروں بچوں کو کالی کھانسی کی شکایت ایک ماہ سے چلی آرہی ہے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالغفور خادم رچوک اعظم تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ)

تقریب رخصتانہ۔ درخواست دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال اپنے قیام اسلام آباد کے دوران ازراہ نوازش میرے لڑکے عزیزم چوہدری محمود احمد فدک ایم ایس سی کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہدہ مختار بنت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی پڑھا تھا۔

۲۰ رمئی ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ کراچی کے متعدد احباب دعا میں شریک ہوئے۔ ۲۱ رمئی کو رات واپس اسلام آباد کے لئے رخصت ہوئی۔ ۲۳ رمئی کو خاکسار نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد اور جماعت احمدیہ راولپنڈی کے احباب اس دعوت میں شریک ہوئے دعوت کے اختتام پر مکرم کرنل چوہدری نظام الدین صاحب آف بنج گرائیں نے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ اور ان کو نیک، صالح دین کی خادم اور صحت والی اولاد عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالحق فدک۔ امیر جماعت احمدیہ G-6/2-7 اسلام آباد)

مکرم محمد بشیر صاحب شاد سابق مبلغ نائیجیریا کی والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات

لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم محمد بشیر صاحب شاد سابق مبلغ نائیجیریا اور مکرم محمد اسلم صاحب جاوید لندن کی والدہ ماجدہ محترمہ نسیم فاطمہ صاحبہ ۱۶ رجون کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ اپنے خاوند محترم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کے ہمراہ وقف عارضی کے سلسلہ میں گزشتہ اڑھائی سال سے لندن میں مقیم تھیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۹ رجون۔ صوبائی وزیر خزانہ مسٹر حنیف رامے نے نئے مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کا دو کروڑ اکسٹھ لاکھ روپے کا خسارہ کا بجٹ پیش کر دیا ہے تخمینہ کے مطابق آمدن کا تخمینہ ایک ارب ۴۸ کروڑ ۸۶ لاکھ لگایا گیا ہے اور اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۵۰ کروڑ ہے تاہم غیر ترقیاتی سرمایہ اور پبلک اکاؤنٹس سے ملنے والی اصل وصولیوں میں چونکہ ۵ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے کی کمی واقع ہو گئی ہے اس لئے ۷۳-۱۹۷۲ء کے غیر ترقیاتی بجٹ میں ۲ کروڑ ۶۱ لاکھ روپے کی کمی واقع ہو گئی حکومت نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر سرکاری محکموں کے فاضل اخراجات میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس ضمن میں صوبائی سطح پر وزیر خزانہ کی سرکردگی میں ایک بجٹ کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ غیر ترقیاتی بجٹ کے مطابق خرچ کا اندازہ ایک ارب ۵۰ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے لگایا گیا ہے اس طرح دو کروڑ ۶۱ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوگا۔

دہلی ۱۹ رجون۔ مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا نام تبدیل کرنے کا قانون آج سے نافذ کر دیا گیا ہے اس قانون کے مطابق مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی بجائے اس یونیورسٹی کا نام علی گڑھ یونیورسٹی ہوگا۔ اس فیصلے کے خلاف احتجاج کے طور پر سارے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا اس پر علی گڑھ بنارس فیروز آباد الہ آباد۔ بارہ بنکی میں جو مسلم کش فسادات ہوئے ہیں ان میں ریڈیو آسٹریلیا کے مطابق اس وقت تک ۵۰ مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ الہ آباد اور فیروز آباد میں حالات سخت خراب اور کشیدگی بہت زیادہ ہے۔ پولیس کو فسادیوں کو قابو میں کرنے کے لئے متعدد مرتبہ گولی چلانی پڑی فائرنگ سے تقریباً ۱۶ افراد زخمی ہوئے۔